

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 تَوْثِيقُ الْأُحْصَاءِ الصَّلَاةِ الْمُسْتَعَاثِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خواجه غلام مرتضیٰ فنا فی الرسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوطن قلعہ قمر میں پیدا ہوئے۔  
 خواجہ غلام مرتضیٰ نے اپنے والدین کی تعلیم حاصل کی اور ان کی تعلیم سے بہت فائدہ اٹھا لیا۔  
 خواجہ غلام مرتضیٰ نے اپنے والدین کی تعلیم حاصل کی اور ان کی تعلیم سے بہت فائدہ اٹھا لیا۔

خواجہ غلام مرتضیٰ نے اپنے والدین کی تعلیم حاصل کی اور ان کی تعلیم سے بہت فائدہ اٹھا لیا۔  
 خواجہ غلام مرتضیٰ نے اپنے والدین کی تعلیم حاصل کی اور ان کی تعلیم سے بہت فائدہ اٹھا لیا۔  
 خواجہ غلام مرتضیٰ نے اپنے والدین کی تعلیم حاصل کی اور ان کی تعلیم سے بہت فائدہ اٹھا لیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 تَوْثِيقُ الْأُحْصَاءِ الصَّلَاةِ الْمُسْتَعَاثِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ وَاِنَّ اللّٰهَ وَامَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ وَاِنَّ اللّٰهَ وَامَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ وَاِنَّ اللّٰهَ وَامَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَرُوْستغاث شریف مترجم

# توثیق لأبجاءِ الصلوة المستغاث

انہ  
عالیجناب قبلہ و کعبہ ہادی و مرشد حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد صاحب فانی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم  
نقشبندی مرتضائی خلف الرشید و تاجدار نشین، سلطان العاشقین، پُرہان الواصلین، واقف رموزِ حلیہ و  
خفیہ، کاشف خواص عشق و علم، پیر مشککش، مظهر عون، یفعل اللہ ما یشاء حضرت  
خواجہ غلام مرتضیٰ فانی الرسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ، متوطن قلعہ شریف، مدظلہ ہوں

جسے میں  
مخالفین کے دسویں ذیلہ متعلقہ درود مستغاث شریف کا زبردست رد ہے اور سداً بالاستغاث کی  
مدنی تحقیق اور اس امر کا ثبوت کہ ہر حال میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا رضا کے الٰہی ہے۔  
آپ سلسلہ کائنات کے من کل الوجوہ تھار و مقصوف ہیں۔ شریعت حقہ کے جس امر سے جس وقت  
چاہیں جس کو چاہیں مستثنیٰ فرمادیں جو حکم چاہیں نافذ کر دیں۔ آپ کو اپنی مثل بشر کہنا کفر ہے ان سب  
امور پر براہین قاطعہ آیات قطعیہ و احادیث صحیحہ سے بحث کر کے ساتھ ہی مخالفین کے ادھام  
باطلہ کے بھی سکت جواب دیے ہیں۔

باہتمام  
تنظیم علم شام مرتضائیہ  
دربار شریف - عثمان گنج لاہور

# دُرُودِ مُسْتَغَاثِ شَرِیف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ رکھ کر نیوالے بہت مہربان کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَنَا الْبَنِيْنَ بِحَبِيْبِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تمام تعریفیں ثابت ہیں واسطے اللہ کے جس نے زینت ہی نبیوں کو ساتھ حبیب اپنے کے جو برگزیدہ ہیں دُرُود  
وَمَنْ عَلَى الْعَوْمِيْنَ بِبَيْتِهِ الْمُجْتَبٰى الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلَى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ  
جسے اللہ تعالیٰ اور ان کے اور احسان کیا اور مومنوں کے ساتھ بیٹھ کر نبی کریم اپنے کے جو برگزیدہ دُرُود اور سلام پر  
خَيْرِ الْوَرَى الْمُسَيَّرِ بِهِ مِنْ فَوْقِ الْعَرْشِ اِلَى تَحْتِ الثَّرَى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى  
رسول کریم کے اسم ان کا محمد ہے بہتر خلق کے وہ نبی کو سیر کرایا گیا انکو عرش مجید کے اوپر زمین کے نیچے تک نام

## شرح توشیح الاحب الصلوة المستغاث

فریاد کرنے کے لئے کوئی وظیفہ نہیں یہ درود شریف ہمیشہ عاشقانِ رسول کا درود رہا ہے۔  
قرآن پاک میں آیت یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا سے حکم درود شریف  
پڑھنے کا نام ہے قرآن پاک نے کسی درود شریف کو خاص نہیں کیا۔ ہاں درود شریف ابراہیمی  
حدیث سے ثابت ہے کہ نماز میں پڑھا جائے سو ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ خارج از  
نماز کوئی اور درود شریف نہ پڑھو۔ احسن شریف نماز کی ہر رکعت میں پڑھنے کا حکم ہے  
تو اس سے کب لازم آیا کہ قرآن شریف کی دیگر سورتیں کسی اور وقت میں بخلافت نہ کرو۔  
اسی طرح بعض رعایا میں جو نماز میں خصوصاً پڑھی جاتی ہیں تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں  
کہ دیگر اومیہ خارج از نماز بھی نہ پڑھو تمام کتب احادیث میں جہاں نماز نبی اکرم

مَا مَضٰى وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا بَقِيَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِهِ

صلوات واسطے اللہ کے اور کئی بدیہ کے جو گزری اور تمام صفتیں ہیں واسطے اللہ کے اور کئی اس چیز کے جو باقی ہے

مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرَى مَدَحُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى الْبَنِيِّ الْاُمَمِيِّ اَنْتَ

اور دُرُود اور سلام اور رسول کے جو محمد ہیں بہتر خلق کے تعریف کی میں نے آپ کی اے رسول اللہ دُرُود بھیجے اللہ تعالیٰ

خَيْرُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثِ اِلَى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلَيْكَ

اور نبی کریم امی کے تمہیں ہو یا نبی برگزیدہ اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے دُرُود اور سلام اور

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَارِثُ الْاَنْبِيَا رَسُوْلُ صَاحِبِ الْوَحْيِ اَحْمَدُ شَفِيعُ اللّٰهِ

تیرے اے رسول اکرم اللہ کے وارث سب نبیوں کے رسول کریم صاحب وحی کے احمد شفاعت کرنے والے نزدیک اللہ

الْمُسْتَغَاثِ اِلَى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے دُرُود اور سلام اور تیرے اے رسول اللہ کے اور

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلَى اَمْرِهِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ سَرْمَدًا عَلٰى

اللہ تعالیٰ غالب ہے اور ہر امر اپنے کے اے زندہ کرنے والے اے قائم رہنے والے دُرُود اللہ کا اور سلام اس کا ہمیشہ

تاجدار عرب، محمد، رحمت در عالم، نضر آدم و بنی آدم حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی

اسم گرامی آتا ہے اویاں درود شریف بالفاظ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوتا ہے جو نماز میں نہیں

پڑھا جاتا تو کیا معاف اللہ یہ بدعت ہے۔ اگر آیت مذکورہ سے مراد صرف درود شریف

ابراہیمی ہی ہے تو کیوں محدثین نے بجائے صلی اللہ علیہ وسلم کے درود شریف ابراہیمی نہیں

لکھا۔ اگر بعض درود شریف اسی بنا پر بدعت قرار دیے جاتے ہیں کہ یہ حضور انور صلی اللہ

علیہ وسلم کے بعد تصنیف کئے ہیں تو پھر وہ سب خطبے جو ہر مذہب کے علماء نے صد ہا

سال زمانہ نبوی کے بعد تصنیف کئے اور ہر جمعہ کو سنابر پر رکھ کر پڑھتے ہیں بدعت ٹھہریں

گئے اور خلاف بدعت خود قرآن عند تنقید اقسام احادیث صحیح، ضعیف، مرسل، مرجع، حسن، غریب

وغیرہ جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک صحابہ کبار و تابعین اخیار کے زمانہ کے بھی بعد

مذہب ہرے سب کو بدعت سمجھو جو صحیفے درود شریف کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول



الْبَنِي مُحَمَّدٍ اَعْنِي وَاُمِّدْنِي يَا اَحْمَدُ الْمُسْتَغَاثُ اِلَى حَضْرَتِ اللهِ تَعَالَى  
 اور نبی کے جو محمد ہیں میری فریاد کو اور مدد میری لیے احمد اللہ تعالیٰ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ رَسُولَ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ وَالشَّقَلَيْنِ وَالْفَرَقَيْنِ  
 درود اور سلام ہو اور پیرے اے رسول اللہ کے رسول مزار ہیں دونوں جہانوں کے اور جن اور انسانوں اور ذوال  
 اِمَامُ الْمُتَّقِينَ تَنْفِيعُ الْاُمَمِ فِي الدَّارَيْنِ مَطْلُوبُهُ وَمَقْصُودُهُ قَابُ قَوْسَيْنِ  
 حقوں کے نیلوا پر مہر گاروں کے شفاعت کرنے والے امتوں کی بیچ دونوں جہاں کے مطلوبہ انکا اور مقصود ہے مزار قوسین  
 اَوْ اَدْنَى جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَحْبُوبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ  
 اور ادنیٰ کا ناما حسن کے اور حسین کے محبوب رب مشرقین اور مغربین کے  
 السَّجَلِي بِعَجَلَتَيْنِ الَّذِي قَالَ لَهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ يَا نَوْرُ نَوْرِي وَيَا سِرَّ  
 روشن کیے گئے ساتھ دو تجلیوں کے ایسے حضرت کہ کما واسطے انکے اللہ واحد نے اے نور میرے نور کے  
 سِرِّي وَيَا خَزَائِنَ مَعْرِفَتِي اَقْدَيْتُ مُلْكِي عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مِنْ لَدُنْ  
 اور تجھ میرے مجید کے اور اے خزانے میری معرفت کے خدا کیا میں نے اپنے ملک کو اور پیرے احمد  
 میں وہ ہمارے نزدیک بھی افضل ہیں جیسا کہ بعض آیات قرآن پاک کو بعض پر فضیلت ہے۔ خود  
 مولوی اسماعیل دہلوی صراط مستقیم میں لکھتا ہے کہ اشغال مناسبت ہر وقت و ریاضات ملائم  
 ہر قرن جدا جدا امیاشاندرو لہذا محققان ہر وقت انکا کا ہر طریق درتجدید اشغال کو شہا  
 کردہ اند۔ بنا علیہ مصلحت و یدرت چنان اقتضا کرد کہ یک باب ازین کتاب برائے بیان  
 اشغال جدیدہ کہ مناسب این وقت است تعیین کردہ شود بالغ تالیف اشغال جدیدہ جن کا نام و  
 نشان تک قرن ثلثہ مشہود ہوا با تخمین میں نہیں اور صد سال بعد وضع کئے جا رہے ہیں۔  
 کیوں بدعت نہیں اور پھر ہر چار سلاسل نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی کے اور د  
 وظائف جو تفصیل صراط مستقیم میں ہے کہ ہر مجید مفید قرار دئے ہیں کیوں بدعت نہ ہوئے  
 اے یارو! ذرا انصاف سے کام لوار تعصب اور ضد کو چھوڑو کہ میں تری بات بات پر  
 بدعتی کہرا اور خود نہ راہ امور از خود اختراع کر رہا  
 وجد و منبع بادہ اے زاہد کافر یعنی ست۔ منکر نے بردن و ہم رنگستان رستین

الْعَرَشِ اِلَى تَحْتِ الْأَرْضِ كُلُّهُ يُطَلَّبُونَ رِضَانِي وَاَنَا أَطْلُبُ رِضَانَكَ  
 ابتداء میں زمین کے نیچے زمین کے تک قدامی وہ طلب کرتے ہیں رضا میری اور میں طلب کرتا  
 يَا مُحَمَّدُ فَتَّاحُ فَاتِحِ اللهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلَى حَضْرَتِ اللهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَ  
 ہوں خوشنودی تیری احمد کھولنے والے مشکوں کے جاری کرنے والے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى رَسُولُ سِرَاجِ الْعَالَمِينَ  
 تعالیٰ کے درود اور سلام اور پیرے اے رسول اللہ کے ایسے نبی کہ برگزیدہ ہیں رسل چراغ تمام عالم کے  
 مُحَمَّدٌ مُطِيبُ اللهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلَى حَضْرَتِ اللهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَ  
 تریف کیے گئے پاک کے گئے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی درود اور  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ السَّيِّدُ الْمَعْلَى رَسُولُ نَبِيِّ الْخَافِقِينَ  
 سلام اور پیرے اے رسول اللہ کے سردار بلند مرتبے والے رسول نبی اہل مشرق و مغرب کے  
 قَاسِمُ خَيْرِ خَلْقِ اللهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلَى حَضْرَتِ اللهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ  
 تقسیم کرنے والے عرض کوثر کے بہترین خلق اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے  
 درود و مستغاث شریف پر منحصر نہیں بہت درود شریف ہیں جو ہر فرقہ کے لوگ پڑھتے ہیں مگر رسول پاک  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے الفاظ مستقول نہیں۔ حافظ السخاوی۔ قولہ البدیع میں حافظ ابن سعدی  
 سے ناقل ہیں۔ و حسب جماعۃ ومن الصحابة ومن بعدهم الى ان هذا الباب لا يوقف فيه  
 مع الانصوص یعنی اصحابہ اور من بعدہم کے نزدیک ان باب درود شریف پڑھنے میں کسی درود شریف  
 کا منصوص ہر نا ضروری نہیں اور اس میں وسعت ہے۔ ولحقوا بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ ہستوار  
 الصلوة علی نبیکم وعلیٰ آلائکم ولا تدرون بعد ذلك یعرض علیہ سادرت پڑھی ہے انہوں نے  
 قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہ اپنے نبی پر احسن درود شریف پڑھو کیونکہ وہ  
 حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوتا ہے۔ بعض حضرات کہا کرتے ہیں کہ الصلوٰۃ وادبکم  
 علیکم یا رسول اللہ معانا اللہ یزیدی درود ہے کیونکہ اس میں آل کا لفظ نہیں۔ اس کا  
 جواب یہ ہے کہ خود قرآن پاک کی آیت صَلُّوا عَلَیْکُمْ وَاُحِبُّوا لَکُمْ لَکُمْ نِجَاحٌ میں بھی آل کا ذکر نہیں کیا  
 یہ بھی یہی کہ ہے ماہوا جدا ایک سادہ جو ابنا درود شریف اہل اسی جس کو ہر مسلمان غازی میں

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَّلِي مِنْ عِبَادِ اللَّهِ رَسُولُ صَاحِبِ الدَّارَيْنِ  
 سلام اور تیرے اے رسول اللہ کے بہتر بندوں سے اللہ کے رسول صاحب دونوں جانوں کے  
 خَادِمٌ طَيِّبُ اللَّهِ أَلَسْتُ غَاتُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 خادم پاک بندے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اور تیرے  
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّيْءُ الْمَرْكُي رَسُولُ تَاجِ الْحَرَمَيْنِ نَاهِ طَاهِرُ اللَّهِ  
 اے رسول اللہ کے نبی پاک کیے گئے رسول تاج دونوں حرم مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے منع کو نالے ہوا  
 أَلَسْتُ غَاتُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 سے پاک اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اور تیرے اے رسول اللہ کے  
 هَذَا يَنْبَأُ رَسُولُ جَدِّ الطَّيِّبِينَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَاجِزٌ مَطْهُرٌ اللَّهُ أَلَسْتُ غَاتُ  
 ہدایت کیا ہو رسول جہاں نیکو لوگوں کے اور حسینؑ کے بلائے والے طرف عباد اللہ کے پاک کئے گئے  
 إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَبِيُّ مُحَمَّدٍ  
 اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اور تیرے اے رسول اللہ کے نبی اختیار کئے گئے  
 پڑھتا ہے اس میں آل کا لفظ موجود ہے۔ ہاں اگر کوئی بغض کی وجہ سے آل کا لفظ ترک کرے تو گناہ  
 ہے اور درود مستغاث شریف میں تو خود صحابہ کرام اور اہلبیت عظام کے نام موجود ہیں۔ درود مستغاث  
 شریف پر بڑا اعتراض مخالفین کا صحت یہ ہے کہ اس میں ندا اور استغاثہ ہے اس مسئلہ پر علماء کرام  
 نے برائین قاضیہ کے ساتھ لاجواب کتابیں لکھی ہیں لہذا ہم ہدایا بالاستغاثہ پر مختصر دلائل ہدیہ ناظرین  
 کرتے ہیں۔ کلمہ یا عند الحاجة ملا قریب بعید دونوں کو شامل ہے۔ چنانچہ کتب نحو خصصا کافیر میں  
 لکھا ہے کہ یا عند الحاجة یعنی یا ندا قریب بعید دونوں کے لئے ہے وَقَدْ اسْتَعْنَزُوا بِصِفَةِ الْبَدَاہِ  
 اَلْمُنْدَرِبِ وَهَكَذَا اَلْمُنْتَفِعُ بِكَ اَوَّلُ الْفَضْلِ جِوَاہِ اس کا یہ کیا عبارت سے ثابت کہ واو مندرب  
 لہ مندرب مرد کو کہتے ہیں چونکہ ممکن حضور انورؐ کو حیات انبی نہیں مانتے لہذا ان کے عقیدہ کی بنا پر انہی  
 کی گیارہ اہل سنت کے نزدیک تو آپ حیات انہی عالم کا کان و ما یخبرون میں ہماری ہر حرکت و سکنت ہر وقت  
 آپ کے بغیر نظر ہو رہی ہے تشریف سے بھی واقف تسلیم کے لئے دیکھو تحت ربانی جو جواب مودی بعد الشکر کھنری  
 ایشیہ انہم اور مولوی حسین علی دال مچھراں شیخ میانوالی کے لکھی گئی اور سب درود حضرات کے نام بصیرت رستمی  
 باقی صفحہ ۷ پر

مُرْتَضَى إِمَامٌ رَسُولٌ مُقْتَدَى الذِّمَّةِ الْمَهْدِيِّينَ هَادٍ مَبِينٍ اللَّهُ  
 برگزیدہ کہتے گئے پیشوا رسول پیشوا اماموں کے وہ امام جو راہ راست دکھائے گئے ہدایت دینے  
 أَلَسْتُ غَاتُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 والے ظاہر کر نیوالے امام اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اور تیرے رسول اللہ کے  
 هَذَا يَنْبَأُ رَسُولٌ مُقْتَدَى ذِمَّةِ الْمُحْتَدِ مُطِيعُ اللَّهِ أَلَسْتُ غَاتُ  
 ہدایت دی ہیں رسول نے راہ راست دکھائے گئے گمراہی سے راہ راست دکھانے والے فرمانبردار اللہ کے فریاد  
 إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَمِينًا  
 چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اور تیرے اے رسول اللہ کے محبوب ہمارے  
 رَسُولٌ مُحَمَّدٌ مَهْدِي الذِّمَّةِ وَرَسُولٌ صَفِي حُجَّةِ اللَّهِ أَلَسْتُ غَاتُ  
 رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت دینے والے اُمت کے اور رسول برگزیدہ برہان اللہ کی فریاد چاہے گئے  
 إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُحَمَّدٌ  
 طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اور تیرے اے رسول اللہ کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)  
 کے ساتھ خاں بے تار یا تارادی اور مندرب دونوں میں مشترک اگر ندا فی اللہ شریک ہوتی تو کیا استعمال  
 مندرب میں منع ہوتا۔ بخوبیوں نے جو اس کا استعمال مندرب میں جائز رکھا ہے تو کیا شرک کا حکم دیا ہے  
 اگر کسی کو یہ اعتراض ہو کہ ندا کو مندرجہ نہیں جیسا کہ اشعار عرب میں دیواروں کو بھی ندا  
 کے ندا کی گئی ہے مثلاً یا منزی سلسی سلام علیکم ۴ اصل الامر من المعنی منینین رواج  
 اس کا جواب یہ ہے کہ نداؤی خواہ جہاں ہو وہ بھی ندا کو مستجاب ہے مگر یہیں اس کا علم اور احاس ہونا ہی  
 بھیج دی گئی عرصہ چھ سال کا گزر چکا ہے۔ دونوں حضرات جواب سے عاجز ہیں۔  
 ہم نے سنا کہ وہ پتھر سا جگر رکھتے ہیں  
 میرے نام سے بھی تیامت کا اثر رکھتے ہیں  
 امتحان اور تو کیا ہے گا ہمارا قاتل  
 تیرے ہر در پر ہم سینہ سپر رکھتے ہیں



مُحِبُّنَا رَسُولُكَ كَرِيمٍ مَرْضِيٍّ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ  
 دوست رکھنے والے ہم کو رسول کریم برگزیدہ کہنے کے خلیفہ حقیقی اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ  
 اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَسُولُنَا رَسُولُ عَلَيَّ  
 اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ تعالیٰ کے رسول ہمارے رسول  
 الدَّوَامُ نَبِيُّ طَهٍ قَائِمٌ حَامِدُ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ  
 ہمیشگی کے نبی طہ قیام کرنے والے عبادت میں تعریف کرنے والے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف  
 تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِيرُنَا رَسُولُ وَ  
 درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے امیر ہمارے رسول اور  
 نَبِيِّ مُحَمَّدٍ رَسُولُ اللَّهِ نَاصِرُ كُلِّبِو اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ  
 نبی محمد رسول اللہ کے یاری دینے والے کلام کو نبیوں کے ساتھ اللہ کے فریاد چاہے گئے

نہیں جیسا کہ آیت کریمہ نمران میں شیعی الاشیعہ محمد و آلہ کے تعلق لکھتے ہیں جب کہ  
 میں تسبیح کرنے کی قابلیت ہے تو سننے کی کیوں نہیں اور عبادات کا ہونا، دیکھنا، سننا، حرکت کرنا وغیرہ  
 خود عقل صحیح سے ثابت آیت ذیل سے یہ امر بخوبی ثابت ہے یا رجال اذین مسمیہ والمطلیہ۔ یعنی  
 اے پہاڑ اور پرندہ اور آدمی اللہ کے ساتھ تم بھی تسبیح کرو کر کیا یہ نہا پہاڑ کو عبث ہے  
 یا کائنات مخلوق بنو آدم و اسلافہ علی ارجاءہم۔ الایہ میں آگ کو نہا ہے۔ یا أرض اربعی میں  
 زمین کو نہا ہے اور عبادات کا کلام کرنا خود احادیث صحیحہ سے ثابت مشکوٰۃ شریف کے باب الحجرات  
 ہی کو ملاحظہ فرمائیے۔ درختوں کا آپ کے بلائے پر حاضر ہونا، حنا کا حرکت کرنا اور درونا جبل و حجر کا  
 آپ کو سجدہ و سلام پیش کرنا وغیرہ ثابت ہے۔ ہاں دور سے نہا کا سننا منادی یا منادی کی قابلیت  
 پر موقوف ہے۔ قریب سے نہا کا سننا تو عام اموات کہ وہ مسلمان ہوں یا کفار سب کے لئے ثابت  
 مسلمان اموات کا نہا قریب کو سننا حدیث، السلام علیکم یا اہل القبور سے ثابت اور کفار اموات کا  
 نہا قریب کو سننا خود بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے جس میں بدر کے مقتولوں کو  
 آپ نے بالفاظ فلاں ابن فلاں یا فلاں ابن فلاں کے نام لے لے کر پکارا تو جب نہا نے قریب

إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے  
 مُعِينُنَا رَسُولُ وَالذُّرِّ النَّبِيُّ الْيُسَيْنُ إِمَامُ أَمِينِ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ  
 مدد کرنے والے ہمارے رسول اور مولیٰ خالص نبی کریم۔ وود کہ نام انکا میں ہے پیشوا امام اللہ کے  
 إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُصَدِّقُنَا  
 فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے نچا کو  
 رَسُولُ وَجِبِّ نَبِيِّ هَمَلٍ بَيَانُ رَسُولِ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى  
 ہمارے رسول اور محبوب بنی ہمیل پوش بیان کرنے والے رسول اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف  
 حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَاهِدُنَا  
 درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے شاہد ہمارے  
 رَسُولُ وَنَبِيُّ مَدَنٍ ثَوْرَانِ تَوَلَّى الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى  
 رسول اور نبی لباس پوش نزدیک کو نبیوں کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے  
 کو ہر وہ قطع نظر اس سے کہ وہ مسلمان ہو یا کافر سن سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اگر نہا نے قریب  
 ہی کو سن سکیں نہ عید کو بتائیے نبی اور غیر نبی میں اس بارے میں ماہ الامتیاذ کیا رہا اور دور سے  
 نہا کا سننا حدیث مشکوٰۃ سے ثابت جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو بالفاظ  
 یا ساریہ الجبل پکارا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر حاضر ہونا خود حدیث بخاری سے ثابت  
 کہ ہر مومن و منافق کی قبر تک آپ اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور اس میت سے سوال  
 ہوتا ہے جتنا سچہ الفاظ حدیث کے یہ ہیں کہ انا کنت نقول فی هذا الزمان کل من سئل عنی فاسأل  
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتا ہے اور یہ ظاہر کہ ایک وقت میں کئی ایک بلکہ  
 لکھ کر کہا مومن و کافر مرتے ہیں اور ایک ہی وقت میں ہزاروں سے سوالی ہوتا ہوگا اور حضور  
 سب کے پاس ایک ہی وقت میں تشریف لاتے ہیں اور یہ جواب غلط ہے کہ آپ کی مثالی  
 صورت پیش کی جاتی ہے کیونکہ الرجل اور شخص مذکورہ اور اسم علم ہیں جن کا تعلق مسمی کی ذات

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَدَّ كِرْنَا رَسُوْلًا مُّعْطٰرُ  
 درود اور سلام اور پر تیرے اے رسول اللہ کے یاد دلانے والے ہمارے رسول غوثیوار  
 الرُّوحُ بَارُجَوَادُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَعَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ  
 روح والے یحییٰ کرنے والے سنی اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور  
 وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُلْطَانُ الْاَنْبِیَاءِ رَسُوْلُ صَاحِبِ  
 سلام اور پر تیرے اے رسول اللہ کے بادشاہ نبیوں کے رسول صاحب  
 الْفُرْقَانِ مَكِّيُّ شُكُوْرُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَعَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی  
 فرقان شریف کے مکے والے نہایت شکر والے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے  
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِمَامُ الْاَنْبِیَاءِ رَسُوْلُ صَاحِبِ  
 درود اور سلام اور پر تیرے اے رسول اللہ کے امام پر ہیز گاروں کے رسول صاحب  
 الْاَكُوْبَرِ مَدَّیْ مُبِیْنُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَعَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ  
 حوض کوثر کے مدینہ شریف کے رہنے والے نورانی بندے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ  
 سے ہے اور ثانی صورت کا تعلق ذات سے نہیں اسی طرح یہ جواب بھی مردود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور اس میت کے درمیان سے پردہ اٹھایا جاتا ہے کیونکہ الفاظ حدیث میں ہذا کا اشارہ  
 حاضر اور موجود کی طرف ہے پس جن شاہین نے اس حدیث کی یہ تاویلیں کی ہیں خود الفاظ حدیث  
 کے ہی ان کا قطع قبح کر رہے ہیں۔ بعض ناواقف یہ جواب دیتے ہیں کہ میں عالم برزخ کے تو  
 رہا ملائی لگ ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ جب آپ کا حاضر ناظر ہونا تھا تو نزدیک شریک ہے تو یہ کونسا اصول  
 کہ جو عالم دنیا میں شریک ہے وہ برزخ میں عین ایمان ہو نہ کہ ایسی چیز ہے جو کسی زمانہ میں کسی ہی کی شریعت میں  
 کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی جائز نہیں ہوا اور آئندہ عالم دنیا یا عالم آخرت میں بھی جائز ہوگا میں جب اس حدیث  
 سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ثابت ہوئے تو ہر نہ اقرب بید کا سنا آپ کے لئے ثابت درود  
 مستحاث شریف میں مقصود بالہذا اکثر استغاثہ ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ  
 کرنا بھی دلائل قطعیہ سے ثابت قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ وَلَکُمْ اَنْتُمْ اِذَا ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ

وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِرَاجُ الْاَوَّلِیَّیْنِ رَسُوْلُ صَاحِبِ الْمِیْزَانِ  
 اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اور پر تیرے اے رسول اللہ کے چراغ ویوں کے رسول صاحب میزان کے  
 اَبْطَحٰی قَرِیْبُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَعَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ  
 بطحا والے نزدیک ہونے والے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام  
 عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِرْ هَانُ الْاَصْفِیَاءِ رَسُوْلُ صَاحِبِ الْوَحْیِ  
 اور پر تیرے اے رسول اللہ کے برہان برگزیدوں کے رسول صاحب وحی کے  
 سَيِّدُ الْقَوْمِ عَرَبِیُّ یَسْتَعِیْذُ اللّٰهُ اَلْمُسْتَعَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی  
 سردار قوم کے عربی یتیم اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے  
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَفِیْعُ رَسُوْلٍ تَجْرَا الْاَلْمُہِدِی  
 درود اور سلام اور پر تیرے اے رسول اللہ کے شفیع ہمارے رسول کریم ہدیہ پہنچانے والے  
 قَرَنِیْنِی شَہِیْدُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَعَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ  
 قریشی شاہد اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام  
 بَخَاءُ ذٰلِكَ کَا شَہِدُ عَفْوُ اللّٰهِ وَاسْتِغْفَرُ کُلُّ رَسُوْلٍ کَوْجِدُ اللّٰهِ کُوْا بَا وَجْہُہَا  
 اس آیت سے آپ کے دربار میں حاضر ہو کر وسیلہ سے گناہوں کی معافی چاہنا بالالتصحر ثابت  
 اسی لئے مثنویین خصوصاً شیخ عبدالحق محدث دہلوی ثابت بالسنن میں اور حضرت محبوب سبحانی  
 سید عبد القادر جیلانی علیہما الرحمة وغیرہا محدثین وفقہاء نے جب زائر مدینہ منورہ پہنچے  
 تو اس آیت کو دربار عالیہ پر پہنچتے ہی پڑھنے کا حکم دیا ہے جس سے ثابت ہے کہ بعد  
 وصال حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہم آپ سے اسی طرح امداد طلب کر سکتے ہیں  
 جیسا کہ حالت حیات میں۔ نیز زیر آیت مذکورہ علامہ نسفی تفسیر مدارک میں لکھتے ہیں کہ حضور  
 انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے بعد ایک اعرابی نے اختیار قبر شریف پر گر پڑا۔ اور خاک  
 پاک مرتد مبارک کی سر بر زالی اور کہا یا رسول اللہ ما قلت لسمعناہ وکان فیما انزل  
 النبی رموا انہم اذ ظلموا انفسہم جائز ان یخفقوا ظلمت نفسی وجعلتک  
 استغفر اللہ من ذنوبی فاستغفرنی من ذنوبی فنودی من قبری قد غفر لک۔



عَنْ يَزِيدِ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 سب نبیوں سے غلبہ دیتے گئے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام  
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلُ الْمُتَّقِينَ رَسُولُ صَاحِبِ الطَّرِيقَةِ  
 اور تیرے اے رسول اللہ کے صاحب پرہیزگاری کے رسول صاحب طریقت کے  
 کو ذکر فرما کر اس پر سکوت فرمایا ثابت کرتا ہے کہ ایسا کہنا جائز ہے اگر یہ الفاظ شکریت ہوتے تو ہرگز  
 صحابہ کرام کی طرف منسوب نہ فرماتے اور نہ ہی آپ کی زبان مبارک سے بطریق جواز ان کا صدور  
 ہوتا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا  
 کو مکہ معظمہ میں ایک درخت کے نیچے چھوڑ گئے تو حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی تلاش میں صفا و مروہ کے  
 درمیان دوڑیں اور پانی نہ پایا تو ناگہاں ایک آواز غیب سے سنی اس وقت حضرت ہاجرہ نے کہا  
 اَعْلَفَ اَنْ كَانَ عَصْفُكَ مَخْفِيًا فَادْجِبُوْنِي۔ یعنی فریاد کو پہنچ اگر تیرے پاس خیر ہے۔ تو  
 اچانک دیکھا کہ جبیل ہیں تو انہوں نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔  
 بخاری شریف صفحہ ۲۷۴ کتاب الانبیاء باب یزیدون النمل فی الخشب۔ اس حدیث سے بھی بالتصریح  
 جواز استغاثہ کا ثابت کہ حضرت ہاجرہ بلوغۃ العتق حضرت جبریل سے استغاثہ فرماتی ہیں۔  
 ترمذی و ابن ماجہ شریفین میں حدیث ہے کہ ایک نابینا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر  
 ہوا۔ آپ نے فرمایا خوب وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر کے اس دعا کے ساتھ بارگاہ الہی  
 میں التجا کر۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَالتَّوَجُّعَ اِلَیْکَ بِیْلِکَ مُحَمَّدٌ نَبِیْ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ  
 اِنِّیْ اَتُوجُّعُ بِکَ اِلَی رَجْعَیْ حَاجَتِیْ هَذِهِ لِتَقْضِیَ اِلَیْہِمْ فَشَدَّہُ فِی قَالِ الْاَوْسَاقِ  
 هَذَا اَحَدِیْثِ صَحیحِ ابْنِ مَاجَہُ وَ تَرْمِذِی شَرِیْفِ ۵۲۴ جلد ۲ یعنی یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا  
 ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں ساتھ وسیلے نبی تیرے کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور  
 نبی رحمت ہیں یا رسول اللہ شخصی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف متوجہ  
 ہوتا ہوں تاکہ آپ میری حاجت روا کریں۔ اگرچہ بعض کتب احادیث میں تقضی بصیغہ مجہول  
 ہے مگر ابن ماجہ و ترمذی شریفین میں بصیغہ معروف ہی آیا ہے یعنی تقضی ل۔ میری حاجت  
 کو پورا کر۔ اس حدیث میں زمانہ حیات یا بعد انتقال یا غیبت و حضور کا احتمال نہیں ہو

شَفَاءُ فَصَبَّحَ اللَّهُ الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 تندی دینے والے امراض قلبی سے خوش گو، فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام  
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَصْغَابُكَ اَنْتَ بَيْنَنَا رَسُولُ صَاحِبِ الْحَقِيقَةِ مُضَرِّقِ  
 اور تیرے اے رسول اللہ کے ایمان لائے ہم ساتھ آپ کے قدم ہوئی ہمارے رسول صاحب حقیقت کی سب  
 كَثِیْرُ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ دَیَا  
 طرف اولاد صغر کے خوشخبری دینے والے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی درود اور سلام اور تیرے  
 رَسُولُ اللَّهِ اَعَامُ الْاُمَمِ رَسُولُ صَاحِبِ الْمَعْرِفَةِ بَيْنَ هَاؤُنْ رَحْمَةُ اللَّهِ  
 اے رسول اللہ کے امام امتوں کے رسول صاحب معرفت کے دلیل رحمت اللہ کے  
 الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی درود اور سلام اور تیرے اے رسول اللہ کے  
 كَثِیْرُ نَارِ رَسُولُ صَاحِبِ الْجَنَّةِ ظَاهِرُ كَرِیْمِ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثُ إِلَى  
 بزرگ ہمارے رسول صاحب جنت کے ظاہر سخی اللہ کے فریاد چاہے طرف درگاہ  
 سکتا یہ مطلق ہے کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نابینا کو یہ دعا تعلیم کرتے وقت یہ نہیں  
 فرمایا کہ ہمارے ہی سامنے دعا کرو یا دعا کا پہلا حصہ جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں التجا ہے  
 جہاں چاہو پڑھو اور یا محمد ارحم ہمارے سامنے آگے پڑھنا اور نہ دوسرے سے نہ کر کے کی وجہ  
 سے مشرک ہو جاؤ گے اور معجم کبیر امام طبرانی میں تو قریب و بعید کا فاصلہ قطعی ہے اس میں ہے  
 کہ یہی روایت حضرت عثمان بن حنیف نے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ  
 میں ایک شخص کو سکھائی اس نے پڑھی اور اس کی حاجت روا ہو گئی۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ  
 کتاب الشفا جلد ۲ ص ۱۹ کتاب الادب المفرد بخاری سے لاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں مبارک کو کچھ تکلیف ہوئی۔ کسی نے کہا جو شخص آپ کو سب  
 لوگوں سے نزدیک و محبوب ہے اس کو یاد کیجئے۔ فصاح یا محمد ارحم آپ نے چلا کر  
 یا محمد ارحم کہا اور تکلیف رفع ہو گئی۔ یہ بھی نزدیک و بیدار وصال حضرت ابن عمر  
 رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کر رہے ہیں۔ نواب صدیق حسن خان



حَضَرَتِ اللّٰهُ تَعَالٰی الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَدُّ الْعَاصِمِیْنَ  
 اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے سب گنہگاروں کے  
 رَسُوْلُ صَاحِبِ الْجَنَّةِ وَفَارِعُ جَهَنَّمَ سُلْطَانُ تِهَامِیْ مُؤْمِنُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ  
 رسول صاحب جنت کے اور خالی کرنے والے جہنم کے بادشاہ تہامی یعنی تہام کے مظلوموں کے لیان  
 اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَصِيْهَتَا  
 لایزالے بندے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے  
 رَسُوْلُ صَاحِبِ النَّصْرِ اِطْمَبِلِجْ عَاقِبُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ  
 دانہ اور دانشمند ہمارے رسول صاحب نصرت کے پنچانیوالے امر اللہ کے پیچھے آنے والے نبی اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف

بھجور بالی جو مخلصین کے مسکھریٹ ہیں کتاب نفع الطیب ص ۱۱۱ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 یوں استغاثہ کرتے ہیں :-

يَا مُقَرَّبِيْ يٰ اَرْوَقِيْ وَرَيْبِيْ يٰ اَرْوَقِيْ يٰ اَرْوَقِيْ  
 مَا لِيْ مِنْ دَوْلَةٍ مُّسْتَغَاثٌ مَا لِيْ مِنْ دَوْلَةٍ مُّسْتَغَاثٌ  
 وَ يَسُوْكَ مَا لِيْ فِي الْقَلِيْمَةِ شَاخٌ وَ يَسُوْكَ مَا لِيْ فِي مَتْنِ الْبَسَا خُفٌّ

یعنی اے میرے مقصد اے میرے عروۃ الوثقی اور اے میرے وسیلہ اور اے میرے  
 ذریعہ اور اے میری جائے امید اے میرے مولا میرے لئے سوائے آپ کے کوئی  
 مستغاث نہیں پس رحم کر میرے رونے پر اے رحمتہ اللعالمین سوائے آپ کے تیرا مت  
 میں میرا کوئی شفیع نہیں آپ ہی مجھے ہر سختی سے خلاصی دینے والے ہیں۔ دیکھو ان اشعار کی کئی  
 مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نداء دور سے پکارا ہے اپنا وسیلہ ذریعہ جائے امید کہا ہے پس  
 مستغاث کہہ کر رحم کی درخواست بھی حضور ہی سے ہے۔ آخری مصرعہ میں تو مشرک کا پانی سر سے  
 پار کر دیا کہ آپ ہی مجھے ہر سختی سے نجات دینے والے ہیں کس قدر رحمت کا مقام ہے کہ ہم  
 ان باتوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہیں تو مشرک اور ان لوگوں کے اکابر کہیں تو  
 کچھ مسلمان اور محدث ہیں اگرچہ بعد اس مختصر توضیح کے درود مستغاث شریف کے لئے  
 کسی مزید حاشیہ یا شرح کی ضرورت نہیں اور نہ اس کی اسناد اور سلسلہ روایت کی ضرورت۔

تَعَالٰی الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ وَلَيْتَا رَسُوْلُ

درگاہ اللہ کی درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے تو ہی ہے والی ہمارا رسول  
 صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ بَاطِنُ حَلِيْلِ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی  
 صاحب شفاعت کے باطن ہونیوالے دوست اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی  
 الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَهِيدُ عَوَاثِمِ رَسُوْلُ صَاحِبِ  
 درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے شہادت دینے والے اکہم سب کے رسول صاحب  
 النَّجَاحِ حَلِيْلُ نَبَاذِلِ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی الصَّلٰوةَ وَ  
 تاج کے آزاد کرنے والے ساتھ رافضی اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی درود اور

کیونکہ جب مدلول عین مطابق شرع ہو تو دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر  
 جلد ۲ ص ۳۶ پر لکھتے ہیں لا یلزم من عدم الدلیل عدم المدلول یعنی عدم دلیل سے عدم مدلول لازم  
 نہیں آتا جس طرح عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ تاہم افادہ عام کی غرض کے لئے ان درود  
 شریف کے بعض مقامات جو بظاہر قابل اعتراض معلوم ہوتے ہیں۔ ہم دلائل قطعیہ سے مدلل  
 کرتے ہیں پھر بھی کوئی کور باطن اعتراض کرے تو اس پر لازم ہے کہ پہلے ہمارے دلائل کو  
 توڑے ورنہ اس کا اعتراض محض تعصب اور ہٹ دھرمی پر مبنی ہوگا۔

سے یا شہداء لا نام درود و جناب تو۔۔۔ درود زبان است مرد سال صبح و شام  
 نزدیک تو چہ تحفظ فرستیم باز دور۔۔۔ درداست ماہیں کہ صلوة است و سلام  
 عا یا لہو و نور و ی یا ستر ہتری الخ کلام پاک میں ارشاد ہے قَدْ جَاءَكُمْ كُذُّبٌ مِنَ اللّٰهِ  
 مُؤَدَّوْ كِتَابٌ غَلِیْقٌ۔ بتحقق آیا ہے تمہارے پاس اللہ کا نور اور کتاب روشن اس  
 آیت میں حضرت رب اعزت نے اپنے حبیب کو نور فرمایا ہے چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں  
 امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۳۸ پر فرماتے ہیں۔ اِنَّ الْاَمْرَ اَوَّلًا بِالنُّوْرِ مَحْمَدٌ  
 وَ بِالْكِتَابِ فَرَاتٌ یعنی مراد نور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کتاب سے قرآن پاک۔  
 نور سے مراد کتاب لینے کی بابت لکھتے ہیں وَ هَذَا ضَعِیْفٌ لِاَنَّ الْعَطْفَ یُوجِبُ الْمَعَاوَرَةَ  
 بَيْنَ الْمَعْطُوْنَ وَالْمَعْطُوْنَ عَلَیْہِ۔ یعنی یہ عطف معطوف ہے اور اس میں معاوَرۃ چاہیے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنَ النَّارِ مُخْلَصًا رَسُولُ صَاحِبِ الْيَتْرَابِ  
 اور تیرے اے رسول اللہ کے اور آگ دوزخ سے خلاص کرنیوالے رسول صاحب محراب کے  
 حَاشِرُ يَحْيَى اللَّهُ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 جمع کرنے والے مخلوق کے نبی اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی دُور اور سلام  
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ أَفْضَلُ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَ  
 اور تیرے اے رسول اللہ کے تم ہوا افضل اور اشرف سب نبیوں کے صدیقیوں سے اور  
 الشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ مَحْبُوبُ رَسُولُ صَاحِبِ الْيَتْرَابِ خَطِيبُ  
 شہیدوں سے اور صالحین سے محبوب ہمارے رسول صاحب ممبر کے خطاب کرنیوالے  
 رَحِمَهُ اللَّهُ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 پر رحمت اللہ کی فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی - درود اور سلام اور تیرے

یہ استدلال امام رازی کا کلام جواب ہے۔ علامہ یوسف نجفی جواہر البحار ص ۱۱۴ میں اور تالیف میں  
 کتاب الشفاء جلد ۱ ص ۱۹۵ میں اسی طرح فرماتے ہیں۔ دیگر مفسرین بھی اسی طرف گئے ہیں  
 پس آپ حقیقتاً نور تھے۔ صرف نور بشریت کی تھی بود بشریت کی نہ تھی۔ شیخ عبدالحق محدث  
 دہلوی مدارج النبوت جلد ۱ ص ۱۱۵ میں فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برقم انزق  
 تا قدم ہمہ نور بود کہ دیدہ پیچیدہ در جمال با کمال و سے شہرہ سے شد مثل ماہ و آفتاب تابان و روشن  
 بود اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بود سے پہنچ کس را جمال نظر و ادراک حقن او ممکن نہ بود۔ ہمیشہ جوہر  
 و سے نور ہی بود کہ انتقال کر داز اصلا بآباد و ارحام امہات انزمن آدم تا انتقال پر صلب عبد اللہ  
 و رحمہ منہ سلام اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عین نور بود خلاصہ یہ کہ آپ فرق مبارک  
 سے تمام شریف ترین نور تھے کہ آپ کے جمال با کمال میں دیدہ حیرت جبران ہوتا تھا۔ آفتاب و  
 ماہتاب کی طرح تابان و روشن تھے اور اگر بشریت کا پردہ نہ ہوتا تو کوئی شخص آپ کے جمال با کمال  
 کو دیکھ ہی نہ سکتا۔ آپ کا جوہر ہمیشہ نور تھا کہ اصلا بآباد سے ارحام امہات کی طرف انزوانہ حضرت  
 آدم تا جہ صلب عبد اللہ و رحمہ منہ منتقل ہوتا رہا پس آپ عین نور تھے علامہ یوسف نجفی جواہر البحار  
 ص ۱۱۴ پر رقم طراز ہیں اِنَّ ذَاتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ نُورًا حَقِّيًّا اِنَّهُ لَا يَظْهَرُ لَهُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ مُبَشِّرُ نَارِ رَسُولُ صَاحِبِ الْبَيْتِ عَامِرُ كَعْبَةِ اللَّهِ  
 اے رسول اللہ کے خوشخبری دینے والے مہمور رسول صاحب بیت اللہ کے تعمیر کرنیوالے کعبۃ اللہ کے  
 الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ  
 فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اور تیرے اے رسول  
 اللَّهُ خَادِمُ الْحَرَمَيْنِ جَدُّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَسُولُ صَاحِبِ قَادِ  
 اللہ کے خادم حرمین شریفین کے تانا حسن اور حسین کے رسول صاحب مرتبہ قاب  
 قَوْسَيْنِ جَبِيبٌ وَنَبِيٌّ عَظِيمُ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ  
 قوسین کے محبوب اور نبی بزرگ نبیوں سے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ  
 ظَلِي النَّفْسِ یعنی آپ کی ذات نور تھی اسی لئے دھوپ میں سایہ نہ ہوتا تھا۔ امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ  
 یہ حدیث صحیح اپنی کتاب مواہب لدنیس لکھتے ہیں جس کی سند امام عبد الرزاق نے حضرت جابر بن عبد اللہ  
 سے پہنچائی کہیں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کیا چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے  
 پہلے پیدا کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ تیرے نبی کا نور ہے کہ اپنے نور سے پیدا کیا اور حدیث  
 اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي سے بھی یہی ثابت ہے کہ جس کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوة  
 میں لائے ہیں اور اس کو صحیح فرمایا ہے یا مہر سیرت حقیقت محمدیہ کی طرف اشارہ ہے۔  
 جس پر سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی واقف نہیں۔ چنانچہ علامہ یوسف نجفی جواہر البحار ص ۸۱۔ یعنی میری حقیقت  
 لائے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ لَا تَعْلَمُنِي حَقِيقَةً غَيْرَ مَرْتَبِي جواہر البحار ص ۸۱۔ یعنی میری حقیقت  
 کو سوائے میرے رتبہ کے کوئی نہیں جانتا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوة جلد ۱  
 ص ۱۱۴ پر رقم طراز ہیں حقیقت آنست کہ یوحنا ہم و یوحنا قیاس حقیقت تمام آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کہ حال و سے صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ بہت ترسید و یوحنا کس اور چنان کہ او بہت  
 جو خدا نہ اشناسد چنان کہ خدا را چوں و سے یوحنا کس نشاخت و بہر کہ در ہر حقیقت آن تکلم  
 کرو گویا دعوی علم تش بہات کرو ما بعلم تا ولیہ الا اللہ یعنی کوئی ہم قیاس کی حقیقت و کہ حال آنکہ  
 نہیں پہنچ سکتا اور جیسے کہ آپ ہیں سوائے خدا کے کوئی نہیں پہچان سکتا جس کا خدا کو آپ  
 کی طرح نہیں پہچان سکتا اور جس نے آپ کی حقیقت کے اور کس میں کلام کیا گویا دعوی



تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْبَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَاحِبُ  
 تعالیٰ کے درود اور سلام اور تیرے اے رسول اللہ کے بزرگ ہمارے رسول صاحب  
 الْعِزَّاجِ عَالِمُ غَنِيِّ اللَّهِ الْمُسْتَعَانُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ  
 معراج کے عالم غنی اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَبِيُّ آخِرِ الزَّمَانِ رَسُولُ صَاحِبِ الْوَجْهَانِ  
 اور سلام اور تیرے اے رسول اللہ کے نبی آخر زمانے کے رسول صاحب اجنبان کے  
 مُسْتَقَرُّ مُكْرَمُ اللَّهِ الْمُسْتَعَانُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 بدل لینے والے بزرگ کے گئے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور  
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي الدِّينِ صَادِقُنَا رَسُولُ صَاحِبِ الْقِيَمَةِ  
 اور تیرے اے رسول اللہ کے اور بیچ دین کے راست گو ہمارے رسول صاحب قیامت کے  
 نَاطِقُ الْحَقِّ شَفِيعُ اللَّهِ الْمُسْتَعَانُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ  
 بولنے والے کلمہ حق کے شفاعت کرنیوالے بندے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود  
 علم تشابہات کا کیا جس کی تاویل سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اللہ کو یا شیخ  
 رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حقیقت محمدیہ تشابہات سے ہے جس کو جاننا سوائے اللہ تعالیٰ  
 کے ناممکن ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسمانیت اور روحانیت عوام سے الگ ہیں۔  
 الامام خراسانی رازی تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۴۳۲ میں فرماتے ہیں۔ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا بَدَانَ  
 لَا كِرْوَانًا فَلَيْنَ بَغْرِ حَقِّ الْقُوَى الْجَسَادِيَّةِ وَالْقُوَى الرُّوحَانِيَّةِ۔ یعنی انبیاء علیہم السلام عوام سے  
 تو اسے جسمانیہ اور روحانیہ میں الگ ہیں پھر فرماتے ہیں۔ اِنَّ النَّفْسَ الْقَدْسِيَّةَ الْنَبَوِيَّةَ تَخَالَفَ  
 بِمَا حَيْثُهَا سَائِرُ النَّفُوسِ۔ یعنی نفس قدسیہ نبویہ اپنی ماہیت کے لحاظ سے تمام نفوس سے  
 الگ ہے پس جب نبی کی ماہیت ہی الگ ہے تو ہماری مثل کیسے ہو سکتے ہیں بعض لوگ  
 قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ سے استدلال کر کے آپ کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں اس آیت کی  
 تفسیر بھی تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۴۳۲ سے ملاحظہ فرمائیے اِنَّ تَعَالَى لَا يَنْبَغُ لَكَ اَللَّهُ  
 اَمْرٌ مُحَمَّدٌ اَصْلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَانَ يَسُدُّ طَرِيقَةَ التَّوَضُّعِ فَقَالَ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ اسی

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُشَفِّعُ الْأُمَّةِ مُعِينُنَا بِالشَّفَاعَةِ  
 اور سلام اور تیرے اے رسول اللہ کے شفاعت قبول کیے گئے واسطے امر کی مددگار ہمارے ساتھ  
 رَسُولُ صَاحِبِ الذَّبْوَةِ مُحَرَّمُ تَبَيُّ اللَّهِ الْمُسْتَعَانُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ  
 شفاعت کرنے والے رسول صاحب نبوت محرم تبی اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ کے  
 تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ سَابِقَتَا  
 درود اور سلام اور تیرے اے رسول اللہ کے اور نبی رحمت کے اول ہمارے  
 رَسُولُ صَاحِبِ الدَّارَيْنِ حَرِيصُ رَوْفِ اللَّهِ الْمُسْتَعَانُ إِلَى حَضْرَتِ  
 رسول صاحب دونوں جہان کے رغبت کرنیوالے مہربان بندے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف  
 طرح صاحب تفسیر خازن و دیگر مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت تو انبیاء اور کفری پر متحمل ہے خود  
 قرآن پاک میں حضرت جبریل کی نسبت الفاظ متشکل لکھا بَشَرٌ سَوِيًّا مَرْجُوًّا یعنی وہ صورت بشر کی  
 حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آئے تو کیا کوئی شخص اس آیت سے دلیل لے کر حضرت جبریل کو بشر کہہ  
 سکتا ہے۔ دوسری آیت دامن و آبر فی الارض و لاطر یطیر یخافہ الْاَنْعَامُ اِنَّمَا لَمْ تَرْجَمْ  
 کوئی نہیں چلنے والا زمین میں اور نہ جانور جو اپنے پردوں سے اترے مگر یہ جماعتیں ہیں جن میں سے  
 اس میں حیوانوں کو انسانوں کی مثل کہا گیا ہے تو کیا کوئی عقلمند اس سے استدلال کر کے حیوان کو انسان  
 کی مثل کہہ سکتا ہے الْاَنْفُسُ سَفِیْةٌ اَزْوَاجِ مَظْهَرَاتِهَا کی بابت قرآن پاک میں ارشاد ہے  
 يَا اَنْسَاءَ الْاَنْفُسِ الْاَنْفُسُ كَاْفِدَةٌ مِنَ النِّسَاءِ یعنی اے نبی کریم کی بیویوں تم دوسری عورتوں کی مثل نہیں ہو  
 پس جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتیں دوسری عورتوں کی مثل نہیں ہیں تو نبی کس طرح  
 دوسرے انسانوں کی مثل ہو سکتا ہے محض بشر کا درجہ محبوبیت تک پہنچنا مشکل آیت  
 قُلْ لَاحْظُوا۔ قُلْتُ الْاَنْفُسُ وَالنِّسَاءُ نَحْنُ اَبْنَاءُ اللّٰهِ وَاجِبَاءُ كُلِّ نَحْوٍ لِّعَدِّ كَلِمَةٍ  
 بَرَزَتْ بِحُجَّتِهَا اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ ترجمہ۔ یہود اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم اللہ کے بیٹے  
 ہیں اور جب آپ ان کو کہہ دیجئے کہ پھر تم کو تمہارے گناہوں کے سبب اللہ تعالیٰ  
 عذاب کیوں کرے گا بلکہ تم بشر ہو اس کی پیدا نش سے بل صرف اہل عرب سے جو پہلی چیز سے  
 اعراض اور دوسری کے اثبات کے واسطے آتا ہے پس اس آیت میں جس طرح ابناء اللہ





فرمایا۔ اِنِّیْ کُنْتُ مِمَّنْکُمْ یعنی میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ دوسری حدیث کُشْتُ بِکَاحِدٍ کُشْتُم میں تمہاری مانند نہیں ہوں تیسری حدیث کُشْتُ مِمَّنْکُمْ تو بتائیے کیا یہ بخاری شریف کی حدیثیں آیت قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کے مخالف ہیں پھر اس صورت میں صحیح بخاری صحیح نہیں رہ سکتی جب معیار حقیت کے لحاظ سے یہ سب احادیث صحیح ہیں تو آیت مذکورہ کے ساتھ تطبیق کی وہی صورت ہے جو تفسیر کبیر وغیرہ کے حوالے سے گزر چکی۔

عَلَّ اَنَا اَطْلُبُ كَضَاءَكَ الْحَاجُّ الْاَكْبَرُ نَازِکِیْ حَالَتِیْ بِاِجْمَاعِ كَهْرُطِیْ یَسْ۔ دِل میں خیال گذرتا ہے کہ بجائے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے ہمارا قبلہ کعبہ ابراہیمی ہوتا۔ اسی وقت جس میں نازل ہو کر کعبہ شریف کی طرف منہ پھرنے کا حکم لاتے ہیں قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ لَی السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَتَكَ تَرْضَاهَا تو آپ کی رضا سندی پر دلیل قطعی اور نص صریح ہے سورہ والضحیٰ شریف میں ارشاد ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِیْكَ رَبُّكَ

نَیْ تَرْضَاهَا۔ یہ آیت بھی اس امر پر دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہر طرح اللہ تعالیٰ کو منظور ہے آپ کی رضا رضائے الٰہی ہے وہی ہوتا ہے جو آپ کی رضا ہو۔ صحیح بخاری شریف ص ۶۶ پر حدیث موجود ہے حضرت عائشہ صدیقہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی مَا اَرَى رُبَّكَ اِلَّا یَسَارِعُ فِیْ هَؤُلَاءِ۔ نہیں دیکھتی میں آپ کے رب کو مگر آپ کی خواہش میں شتابی کرتا ہے جس طرف آپ کی خواہش ہوتی ہے بہت جلد اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا ہوجاتی ہے صحیحین میں ایک طویل حدیث ہے کہ جب لوگ تمام انبیاء سے ناامید ہو کر لوٹیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے تو ارشاد ہوگا۔ اَرْفَعُ مُحَمَّدٌ وَّقُلْ وَنُفِخُ نَسْفٌ نَّفْخٌ وَكُلُّ نَفْخٍ لِّیْ یعنی آپ سر اٹھائیے اور فرمائیے قبول ہوگا شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی اور مانگیں دیا جائے گا۔ یہ الفاظ بھی آئے ہیں اَرْفَعُ لَأَسْأَلُكَ وَقُلْ نَفْخٌ لِّیْ سر اٹھائیے جو چاہو کہو آپ کی اطاعت کی جاوے گی۔ حاکم علی مستدرک

ابن عدی سے ہے کہ آنحضرتؐ اپنے چچا ابرطاب کی عیادت کو تشریف لے گئے

انہوں نے دعا کی درخواست کی آپؐ نے دعا فرمائی اور شفا ہوئی تو ابرطاب نے کہا۔ یا ابنِ انحی ان ربك لیطیعك۔ اے میرے بھتیجے تحقیق تیرا رب تیری اطاعت کرتا ہے۔ یعنی تیری رضا اس کو ہر طرح منظور ہے۔ عرض اس موضوع پر بے شمار دلائل قاطعہ موجود ہیں جن کی اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ بعض لوگ کچھ واقعات پیش کر کے دھوکہ دیا کرتے ہیں جو ان کے فہم کا قصور ہے اور فرداً فرداً ہر واقعہ کا جواب دینا طوالت چاہتا ہے۔ بالافضل ہم بھی چند واقعات مختصر طور پر پیش کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بطلان الٰہی کئی اختیار ہے خدا کے فرائض معاف کر دیں گناہ کبیرہ کو عیادت بنا دیں جس طرح حکم قرآن آپؐ کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔ آپؐ کی نافرمانی خدا کی نافرمانی۔ آپؐ کی ایذا خدا کی ایذا ہے۔ آپؐ کا حکم خدا کا حکم ہے۔ کوئی اس کو پھیر نہیں سکتا۔ صحیح بخاری ص ۶۶ میں حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے اِنِّیْ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ کَمَا اَعَاذَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَمْ اَجِبْہٗ

فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ فَقَالَ اَلَمْ یَقُلْ اللّٰہُ اَسْتَجِیْبُ لَکَ یعنی میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ حضورؐ نے مجھے بلایا میں نے جواب نہ دیا پھر عرض کیا کہ حضورؐ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا اللہ نے نہیں فرمایا کہ جب اللہ اور رسول تم کو بلائیں جواب دو۔ یعنی یہ عذر مسموع نہیں تم کو چاہئے تھا کہ جواب دیتے اللہ اکبر۔ حدیث میں ہے کہ نمازی خدا سے بات چیت کرتا ہے مگر حضورؐ بلائیں تو خدا سے بات چیت چھوڑ کر حضورؐ کو جواب دے۔ مسند امام احمد بن حنبل میں حدیث ہے کہ ایک شخص حضور انورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا فَاَسْلَمَ عَلَیْہِ اِنَّہٗ لَا یَصْنَعُ اِلَّا صَلَواتِیْنَ فَقَبِلَ ذَٰلِکَ صَیْئِلًا پس وہ اسلام لایا اس شرط پر کہ دو نمازوں پڑھے گا اور میں اس کو معاف ہوں۔ آپؐ نے اس شرط پر آپس کا اسلام قبول فرمایا یہ ہے وسعت اختیارات خرموجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ حضرت ابوہریرہؓ کے پاس ایک چھوٹا بکرا قربانی کے لئے تھا آپؐ نے اکی کی قربانی ان کے لئے جائز کر دیا اور فرمایا لَنْ یَّجْزِیَ لَکَ حَدٌّ یُعَدُّکَ۔ یعنی تیرے بعد ایسا کسی سے لئے جائز نہیں۔ ایک مرتبہ ایک اہل لیل سے آنحضرتؐ نے گھوڑا خرید فرمایا



لیکن وہ گھوڑا فروخت کر کے انکار کر گیا اور کہنے لگا کہ گواہ لاؤ حضرت خزیمہؓ نے گواہی  
 دی کہ حضورؐ نے فرمایا ہے خزیمہ تم تو جو دن مجھے گواہی کس طرح دیتے ہو۔ حضرت  
 خزیمہؓ نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کی تصدیق کے ساتھ گواہی دیتا ہوں یعنی آپ  
 سوائے حج کے نہیں فرماتے باقی کے صلے میں دربار رسالت سے خزیمہؓ کو انعام  
 بخش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہادۃ شہادۃ کہ جلیکین۔ بخاری شریف ص ۵۸  
 یعنی آپ نے حضرت خزیمہؓ کی شہادت کو دوسروں کی شہادت کے برابر بنا دیا یعنی  
 جہاں تم اکیلے شہادت دو گے دوسروں کے برابر ہوگی اور شہادت کا نصاب  
 تمام ہو جائے گا۔ باوجودیکہ قرآن پاک کا حکم ہے وَأَشْهَدُوا ذَوٰی عَدُوِّكُمْ  
 یعنی تم سے دوسرے گواہ ہونے چاہئیں بخاری شریف ص ۵۸ کی حدیث ہے کہ آپؐ نے  
 فرمایا۔ لَوْلَا اَنْ اَشَقَّ عَلٰی اُمَّتِيْ لَدَسَرْتُهُمْ اَنْ يَصْلُوْهُمَا هَكَذَا۔ یعنی اگر میری امت  
 کو یہ امر تکلیف کا باعث نہ ہو تو میں حکم کرتا کہ عشاء کی نماز نصف رات کو پڑھا  
 کریں اس میں الفاظ لا مسرتھم قابل غور ہیں جن کا ترجمہ ہے میں حکم کرتا۔ ابن ماجہ  
 ص ۱۲۱ پر حدیث مرقوم ہے کہ سہلہ بنت سہیل حضورؐ کے پاس آئیں اور عرض کی  
 کہ یا حضرت جب سالم غلام آزاد کردہ الرضایہ کا ہمارے گھر میں آتا ہے تو میرا  
 خاوند ابو حذیفہ براہ راست کرتا ہے۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعِيْهِ قَائِلَتِ كَيْفَ  
 اَرْضَعُهُ وَهُوَ كَبِيْرٌ فَقَبَّلَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ اِنَّكَ  
 رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَفَعَلْتَ قَائِلَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَذَا بَيْتِيْ  
 فِيْ ذُرِّيَّتِهِ اِنِّيْ حَزِيْنَةٌ شَيْئًا كَرِهْتُ بَعْدُ۔ یعنی آپؐ نے فرمایا کہ تو اس کو اپنا دودھ  
 پلا دے۔ سہلہ نے عرض کی کہ حضورؐ میں اس کو کیسے دودھ پلاؤں حالانکہ وہ بڑا مرد ہے  
 آپؐ نے مسکرا کر فرمایا۔ میں جانتا ہوں وہ بڑا مرد ہے۔ پس سہلہ نے اسے دودھ  
 پلایا اور پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ اب میرا خاوند اس کے آنے  
 سے رنج نہیں کرتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ سالم کو جوانی میں دودھ پلوا کر حرمت رضاعت کا  
 حکم نافذ کر دیا۔ شارحین فرماتے ہیں کہ یہ رخصت صرف سالم کے لئے ہی خاص تھی۔

ترندی شریف جلد ۱ باب ما جاءكم فرض الحج ص ۲۵۳ میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ  
 سے روایت ہے کہ جب آیت وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مِنْ اَسْتَطَاعَ  
 اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔ نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ انی کل عام، فسکت  
 فقالوا یا رسول اللہ انی کل عام قَالَ لَا لَوْ قُلْتُ نَحْمَ لَوْ جِبَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ  
 يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ اَشْيَا رَاجِعٍ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْأَلُ  
 فَرَضَ هِيَ تَوَاقُّتٌ خَامِشٌ رَهْبٌ۔ پھر صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا حج ہر سال میں فرض  
 ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال ہی فرض ہو جائیگا  
 قَوَائِمٌ لَا تَسْأَلُوْا عَنْ اَشْيَا اللّٰهُ تَعَالٰی نے نازل فرمائی اس حدیث سے ثابت  
 کہ حضورؐ کے صرف ہاں کہہ دینے پر یہ ضلالت الہی کا اتفاق ہو جاتا ہے بخاری شریف  
 باب اذا جاعع فی رمضان الحج و دیگر کتب احادیث میں حدیث ذیل موجود ہے۔  
 کہ ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ۔ هلکت قال حالک  
 قال وقعت علی امرأتی وَاَنَا صَائِمٌ۔ یعنی حضورؐ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی  
 سے جماع کر چکا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا غلام آزاد کرے۔ اس نے کہا حضورؐ میں ایسا  
 نہیں کر سکتا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ بے درپے دواہ روزے رکھ۔ اس نے عرض  
 کی۔ حضورؐ میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔ پھر حکم دیا کہ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے اس  
 نے کہا۔ حضورؐ یہ بھی نہیں کر سکتا۔ فضیلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی  
 بدت فَوَاجِدَةٌ وَقَالَ اَذْهَبْ فَاَطَعْتُمْ اَهْلَكَ یعنی آپؐ اس پڑے یہاں  
 تک کہ رات مبارک ظاہر ہوئے پھر کچھ خرچے دے کر اس کو حکم دیا کہ جا اپنے گھر  
 والوں کو کھلائے۔ سبحان اللہ! ایک سزاوار آیا جو لائق سزا تھا مگر انعام پا کر گیا  
 سوائے اس بارگاہ کے بیدل اللہ شہیداً۔ حجۃ حنات کا مصداق کہاں۔ یہ ہیں  
 وسیع اختیارات فرعام صلی اللہ علیہ وسلم جو بطور نمونہ مشیت ازخود ارادہ محبت  
 کے لئے بیان ہوئے۔ اسی طریق پر ماہر کتب حدیث سے بیشمار دلائل خود جمل کر  
 سکتے ہیں پس ثابت ہوا کہ حضورؐ کی رضا ہر حال میں خدا کی رضا ہے جو چاہیں



محاف کر کر جو چاہیں نافذ فرمائیں۔ محکم صرف ایک خدا کے ہیں اور سب موجودات کے مالک و حاکم و نسیم و ماقبل باج من کان مدکا و سیدا و آدم بین المماء و الطین و اقصا اذادام احرل لا یکون خللا فہ ، و لیس لذلک الا حرفی الکون صارت قاسم فیو خلق اللہ اشارہ ہے حدیث بخاری کی طرف واللہ معطی وانا القاسم وانا انا قاسم و خازن واللہ یعطی کی طرف۔ یعنی اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں سوائے اس کے نہیں میں قاسم و خازن ہوں اور اللہ دیتا ہے۔ بعض شکرین جو آیت قل لا اقول لکم عنی خزائن اللہ الخ کو پیش کر کے استدلال کرتے ہیں کہ آپ خزانہ الہی کے مختار و متصرف نہیں ہیں سو اس آیت سے ان کا استدلال صحیح نہیں۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۴۴ میں اس آیت کا شان نزول خالص ان کفار کے بارے میں لکھتے ہیں جو آپ سے فضول سوال کر کے دنیاوی فوائد حاصل کرنا چاہتے تھے۔ یہ تقریر لکھنے کے بعد امام رازی فرماتے ہیں ان المراد منه ان یمظہر الرسول من نفسه المتواضع لله والخضوع له یعنی یہ آیت تواضع و کرنسی پر محمول ہے۔ تفسیر خازن وغیرہ جلد ۲ ص ۴ پر بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ عبارت تفسیر خازن کی حسب ذیل ہے انما انفی عن نفسه الشریفة ہذہ الاشیاء تو اضعوا ضعا لله تعالیٰ و اعتوا فالہ بالعبودیۃ وان لا یقتر حرا علیہ الاتیات العظام۔ یعنی ان اشیا کی نفی آپ نے اپنے نفس شریف سے اتر دینے تواضع اور اعترا عن عبودیت کے لئے فرمائی ہے تاکہ لوگ بُری باتوں کا سوال فضول طور پر نہ کریں۔ اسی طرح آیت قل لا املث لنفسی نقعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ سے بھی آپ کے اختیار کی نفی ثابت کرنا جہالت ہے۔ امام رازی وغیرہ نے اس کا شان نزول بھی موافق تقریر پر مذکورہ خاص لکھا ہے نیز اسی آیت کے الفاظ الا ما شاء اللہ سے آپ کی وسعت

اختیار ثابت ہے جس کی کوئی حد متین نہیں۔ ایسا ہو نہیں سکتا کہ حضور اپنے نفس کے بھی مالک نہ ہوں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے جناب کلیم فرماتے ہیں انی لا احدث الذنفسی و اخی الذیۃ۔ یعنی بہ تحقیق میں مالک نہیں مگر اپنے نفس کا تعجب کا مقام ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تو دونوں نفسوں یعنی اپنے اور اپنے بھائی کے نفس کے بھی مالک ہوں اور حضور النور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے بھی مالک نہ ہوں پس منکرین کا مزعورہ حشر ٹوٹ گیا۔ پھر منکرین کے ایسے سب استدلال کا صرف ایک ہی جواب کافی ہے کہ ان آیات میں نفی اختیار اور تصرف بالاستقلال کی ہے نہ بالوطاق کی۔ پس اس صورت میں آیات مذکورہ کی احادیث منقولہ از بخاری شریف کے ساتھ پوری تطبیق ہو گئی اس مقام پر منکرین آیت مَا أَدْرِی مَا یَفْعَلُ بِنِّیْ وَلَیْکُمْ مِّنْیَّ اِستدلال کیا کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت سورہ انفا فتحنا لک فتحا ہینا الخ کے ساتھ منسوخ ہے دیکھو تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۴۹۔ امام رازی اس آیت کو منسوخ کر کے فرماتے ہیں کیف یعقل ان یمتی رسول الذی ہو رئیس التقیاء و قدوة الانبیاء والاولیاء شاکافی اقلہ من هو من المعقونین او من الاعدذ بین خلاصہ یہ کہ جب اولیاء کے انجام کی حضرت کو اللہ تعالیٰ نے فسر یقینی طور پر آیت لا خوف علیہم ولا هم یخزنون میں فرمائی ہے تو کس طرح سمجھا جاسکے کہ آپ جو رئیس الاتقیاء اور قدوة الانبیاء ہیں اپنے انجام میں شاک کی تھے اس طرح اس آیت کو صاحب تفسیر خازن وغیرہ نے جلد ۲ ص ۴ میں منسوخ قرار دیا ہے بلکہ اس پر فسرین کا اجماع ہے۔ حاکم طیب نے اللہ اشارہ ہے حدیث سید القوم خادہم کی طرف۔ نیز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو مخاطب کر کے فرماتی ہیں جب کہ آپ نے واقعہ ابتداء ہی آپ کو سنایا واللہ ما یحزینک اللہ ابداً انک لتصل الرحم وتحمل الحمل وتکسب العدم وتقری الضیف وتعلمین علی نواشب الحق۔ بخاری شریف ص ۱۷۷

قسم ہے اللہ کی۔ اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا بہ تحقیق آپ صدمہ بھی فرماتے ہیں، محتاج کو مدد دیتے ہیں، عاجزوں کا کام کرتے ہیں، ہمان نرازی کرتے ہیں اور جائز مصیبتوں میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔ سبحان اللہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبہ قریب و منزلت اور یہ فرد تنی سے

شاہِ رسل شفیع اہم خواجہ دوگون

نورِ ہادی حبیبِ خداستید الانام

مقصود ذاتِ اوست و گربا ہمہ طفیل

منظور نظرِ اوست و گرجہ سنگی ظلام

ہر رتبہ کہ بود در امکان بر اوست حنتم

ہر نعمت کہ داشت خدا شد برو تمام

برداشت از طبعیت امکان قدم کہ آن

اسری ابدہ است من المسجد الحرام

تا عرصہ و جوب کہ اقصائے عالم است

کا کجا نہ جاست نے جنت و نے نشان نام

سرسے است پس شکر و دریں جاکہ پیچ آں۔ از آشنائے عالم جہاں پس ازین مقام  
محللے باذن اللہ اگرچہ لفظ باذن اللہ کے ہوتے ہوئے اس کلمہ پر کچھ اعتراض  
نہیں ہو سکتا تاہم افادۃ اس کی توضیح کی جاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حکایت  
اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے ابوی الکلمہ والا بوس واجبی السوق  
باذن اللہ۔ اسناد و قسم کی ہوتی، میں حقیقی اور مجازی پس ایسے الفاظ کی اسناد اللہ تعالیٰ  
کی طرف ہو تو حقیقی ہوتی ہے، غیر اللہ کی طرف ہو تو مجازی۔ اسی قبیل سے آیت اَعْلَمُ  
اللہ وَرَسُولُکَ مِنْ فَضْلِهِ وغیرہ ہے محل کے معنی ہیں آزاد کرنے والے اور حاشیہ میں  
دلائل قاطعہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ عالم دنیا و عالم آخرت میں جس امر سے جہاں آزاد فرما  
سکتے ہیں وہ حاشیہ اللہ حدیث صحیح کی طرف اشارہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان فی اسماء انا محمد وانا محمد وانا المہاجی الذی یحو اللہ فی الکفر وانا  
الحاشر الذی یحشر الناس علی قدی وانا العاقبۃ بخاری شریف ص ۲۷۰ فرمایا حضور انور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے مقد نام ہیں میں محمد اور میں احمد ہوں میں کفر و شرک کا  
مٹانے والا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں یعنی  
مخلوق کو حشر دینے والا اللہ اللہ کس صراحت سے یہ سب اسناد حضور کی طرف ہو رہی  
ہیں کہ مخلوق کو حشر دینے والے بھی حضور ہی ہیں (میرے قدموں پر سب لوگوں کا حشر ہوگا  
یہ حدیث بایں الفاظ بھی آئی ہے اَنَا مُصَمِّدٌ وَ اُمِّمٌ الْقَفِی وَالْحَاشِرُ وَ  
نَبِی التَّوْبَةِ وَ نَبِی الْمَرْحَمَةِ میں محمد اور احمد ہوں اور تمام نبیوں کے بعد آنے والا  
اور خلائی کو حشر دینے والا نبی توبہ کا اور نبی رحمت کا۔

شعنا طوق الحق :- وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحِی الْاٰتِیَۃَ یعنی آپ  
اپنی خواہش سے نہیں بولتے وہ مگر وحی جو بھیجی جائے اس آیت پاک سے ثابت ہوا کہ  
جس طرح ہر حرکت و سکون حضور کی اوروں کی مثل نہیں اسی طرح آپ کی آواز بھی کسی کی  
مثل نہیں۔ زید، عمر و بکر بولیں تو ان کی اپنی آواز، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بولیں تو موجب  
حکم آیت مذکورہ اور بخوانے آیت انہ لقول رسولہ کیم آیتہ خدا کی آواز جس چیز کو  
باتھہ نگائیں اس کی مثل اس کی ہم جنس نہ ہوں، جس پتھر پر قدم رکھیں اس کی مثل اور کوئی اور  
پتھر نہیں، جس سواری پر سوار ہوں اس کی مثل کوئی سواری نہیں جس زوجہ مطہرہ سے  
نکاح کریں اس کی مثل کوئی عورت نہیں۔ بایں ہمہ دنیا میں ایسے کلمہ کو موجود ہیں جو خود حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل کہتے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حررہ الراجبہ الخ رحمة اللہ الصمد نور محمد نقشبندی مجددی سجادہ شمسین قلعہ شریف ضلع شیخوپورہ پنجاب  
اے ام محمد بصیفہ اسم مفعول ہے مذکر بصیفہ اسم فاعل۔ اس میں ایک عارفانہ نکتہ اور لطیف  
ہے آیت۔ الحمد للہ رب العلمین سے ثابت کہ سب حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے تو جس کے  
لئے سب حمد ہے وہ محمد ہوا۔ تقدیر کلام یوں ہوئی الحمد للہ تو نتیجہ نکلا اللہ حمد کہنا صحیح ہے کہ چونکہ  
الا جو اسم ذاتی حق تعالیٰ کا ہے مستند ہے اور محمد جو اسم صفتی قرار دیا گیا اس کی خبر ہے۔  
بایں محمد اللہ کہنا صحیح نہیں ہو سکا۔ کیونکہ مبتدأ اس صورت میں کوئی نہ ہو سکتا۔ یہ وہ اسم ذات  
اسکی خبر ہوگی۔

# فہرست کتب خانہ نقشبندیہ رضائیہ

۱ مجمع البحرین : یعنی درود مستغاث شریف و قصیدہ بروئے مترجم منظم و بیانی  
از حضرت خواجہ پیر غلام مرتضیٰ فنائی الرسول رضی اللہ عنہ

۲ توشیح الاسما : شرح درود مستغاث  
مصنفہ حضرت خواجہ پیر نور محمد فنائی الرسول رضی اللہ عنہ

۳ تحقیق الوجود : مصنفہ حضرت خواجہ پیر نور محمد فنائی الرسول رضی اللہ عنہ

۴ حجت ربانی : یعنی مسئلہ غیب کا فیصلہ بحوالہ مولوی عبدالکبیر کھنوی مولوی حسین علی  
وان پھر ان ضلع میانوالی مصنفہ حضرت خواجہ پیر نور محمد فنائی الرسول رضی اللہ عنہ

۵ ظہور الصفات : یعنی مسئلہ وحدت الوجود کا براہین قاطعہ قطعاً اور  
ظہور الصفات جمع الموجودات صحیح فیصلہ مع تصدیقات علماء کرام  
مصنفہ حضرت خواجہ پیر نور محمد فنائی الرسول رضی اللہ عنہ

۶ حج فقیر رابست پیر : مصنفہ حضرت خواجہ پیر نور محمد فنائی الرسول رضی اللہ عنہ

۷ سی حرفی : روز معرفت مصنفہ حضرت قبلہ پیر نور محمد صاحب نقشبندی رضائی  
در شاخہ حضرت خواجہ پیر غلام مرتضیٰ فنائی الرسول رضی اللہ عنہ

۸ جام صہبائے عشق : مختلف شعراء کا مدحیہ کلام  
حضرت خواجہ فنائی الرسول کی شان میں

۹ قدیم ابوسی : ۱۰ مجسمہ نعت نور محمدی

۱۱ سوانح : حضرت خواجہ فنائی الرسول ۱۲ قصیدہ ناجیہ شریف

۱۳ ایک سو ایک احادیث ۱۴ ایک سو ایک اقوال